M T W T F S DATE:

زکوٰۃ کا مفہوم، اس کے مقاصد، مصارف اور نصاب:

۱۔ تعارف:

زکوٰۃ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون اور اہم عبادت ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی پہلے انبیاء کی شریعت میں موجود رہا ہے۔ مطلب نماز کے بعد دوسری اہم ترین عبادت زکوٰۃ ہے۔ اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لیے فرض ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کا معنی اور مفہوم:

۱۔ زکوٰۃ کا لفظی معنی:

زکوٰۃ کا لفظی معنی ہیں: تزکیہ کرنا، پاک کرنا یا صاف کرنا، نشوونما پانا یا کسی چیز کا بڑھنا۔

۲۔ زکوٰۃ کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں مال و دولت کی پاکیزگی کا نام زکوٰۃ ہے۔ یعنی مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے مقررہ شرح سے مال وصول کر کے اسے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا ہے۔

۳۔ قرآن کریم کی روشنی میں زکوٰۃ کے احکامات:

قرآن کریم میں نماز کے بعد دوسرا حکم زکوٰۃ کا آیا ہے۔ قرآن کریم میں تقریباً اسی (۸۰)

M T W T F S

DATE:

مقامات پر نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا حکم موجود ہے۔ جبکہ وہ مقامات جہاں منفرد طور پر زکوٰۃ کا حکم ہے اس کے علاوہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

ترجمہ: "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔" (البقرہ: 43).

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو قرضِ حسنہ قرار دیا ہے۔ یعنی زکوٰۃ مومن کا اللہ کے پاس قرض ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط

ترجمہ: "اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔" (المزمل: 20)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ سے مال و دولت پاکیزہ اور صاف ہو جاتی ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ ۝

ترجمہ: "اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو۔" (التوبہ: 103).

۴۔ **احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زکوٰۃ کا حکم:**

شاہکار دست قدرت مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے زکوٰۃ کو اسلام کی بنیاد قرار دیا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا اقرار (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔"

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)۔

٥- زکوۃ کیوں ضروری ہے؟ یا فلسفہ زکوۃ:

زکوۃ اس لیے ضروری ہے
کیونکہ اس سے فلاحی ریاست کا قیام عمل میں آتا ہے۔ غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ دولت کی گردش ہوتی ہے اور زکوۃ معاشی ترقی کو یقینی بناتا ہے۔ زکوۃ واحد عبادت ہے جو کہ اسلامی ریاست کا حکمران تلوار کے زور پر بھی اگر چاہے تو جمع کر سکتا ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رض نے ان لوگوں کے خلاف بھی جہاد کیا جو زکوۃ دینے سے انکار کر رہے تھے۔

١- فلاحی ریاست کے قیام کیلئے:

زکوۃ کا فلسفہ یہ ہے کہ
زکوۃ فلاحی ریاست کے قیام کے لیے اکٹھی کی جاتی ہے۔ کیونکہ فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو خوراک فراہم کریں۔ حضرت عمر رض کا قول ہے کہ اگر دجلہ اور فرات کے کنارے اگر کوئی کتا بھی پیاسا مرا تو ذمہ دار عمر رض ہوگا۔ اس وجہ سے فلاحی ریاست کے حکمران کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ زبردستی بھی زکوۃ کو اکٹھی کر سکتا ہے۔

٢- زکوۃ کے ذریعے دولت کی گردش:

زکوۃ کے ذریعے دولت اوپر سے
نیچے تک منصفانہ طریقے سے گردش کرتی ہے جب کہ سودی نظام میں دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جاتی ہے۔ پروفیسر عبدالحمید ڈار لکھتے ہیں:
"زکوۃ میں دولت کی تقسیم نو کا خودکار انتظام پایا جاتا ہے۔"

٣- غربت کے خاتمے کو یقینی بنانا:

زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت
کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور غربت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ إملاق ، نحن نرزقھم وایاکم

ترجمہ: "اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔" (بنی اسرائیل: 31)

اس لیے زکوٰۃ ضروری ہے کہ کوئی غربت کی وجہ سے خودکشی نہ کرے اور نہ اپنے اولاد کو قتل کریں۔

۳۔ معاشی ترقی کو یقینی بنانا:

زکوٰۃ کا فلسفہ یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ معاشی ترقی کو یقینی بناتا ہے۔ کیونکہ اسلامی نظام معیشت میں دولت چند ہاتھوں میں سمٹنے کے بجائے ہر ایک کو بقدر محنت حصہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے جس سے معاشی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ زکوٰۃ کے مقاصد:

زکوٰۃ کے مقاصد کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کچھ فرمایا گیا ہے ان کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے تین مقاصد ہیں: ایک بنیادی اور شخصی باقی دو ثانوی اور اجتماعی۔

۱۔ تزکیہ نفس۔ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد:

زکوٰۃ کا حقیقی اور بنیادی مقصد جس کا تعلق بالکل شخص کی اپنی ذات سے ہوتا ہے یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا دل دنیا کی حرص سے پاک ہو کر نیکی اور تقویٰ کے کاموں کے لیے تیار ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وسیجنبھا الاتقی ۝ الذی یوتی مالہ یتزکی ۝

ترجمہ: "اور اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا وہ شخص جو اللہ سے بہت ڈرنے والا ہے، جو اپنا مال دوسروں کو دیتا ہے محض

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

پاک ہونے کے لیے۔" (الیل 92: 17-18)

۲- غریبوں کی کفالت کے لیے:

زکوۃ کا ایک مقصد یہ ہے کہ ملت کے نادار افراد کی مدد کی جائے اور ان کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔ قرآن مجید 'ادائے زکوۃ' کو ایک اچھے مسلمان کی ضروری صفت اور علامت قرار دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب

ترجمہ: "اور وہ اپنا مال باوجود محبوب ہونے کے، قرابت داروں کو، یتیموں کو، ناداروں کو، مسافروں کو اور سائلوں کو دیتا اور گردنیں چھڑانے میں صرف کرتا رہتا ہے۔" (البقرہ 2: 177)

leave a line space between headings

۳- دین کی نصرت اور حفاظت کے لیے:

زکوۃ کا تیسرا مقصد دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دین کی حفاظت اور نصرت کوئی چھوٹے درجے کا کام نہیں۔ اس لیے اس کی خاطر اپنی دولت کا خرچ کرنا بھی معمولی درجے کا کام نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے ایک جگہ فرمایا:

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ○

ترجمہ: "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ ڈال کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" (البقرہ 2: 195)

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

۸- نصاب زکوۃ:

مختلف چیزوں پر زکوۃ کا نصاب مختلف ہے جوکہ درج ذیل ہیں:

	مال کی نوعیت	شرح	مدت
1.	دولت (نقدی)	2.5(%) فیصد	سال میں ایک مرتبہ
2.	تمام قیمتی دھاتیں اور پتھر	7 ½ تولے سونا اور 52 ½ تولے چاندی	سال میں ایک مرتبہ
3.	اشیائے تجارت/مال تجارت	2.5 فیصد	سال میں ایک مرتبہ
4.	زرعی پیداوار یا عشر	بارانی زمین ← ۱۰ فیصد نہر سے سیراب شدہ زمین ← 5%	ہر فصل کے اوپر
5.	بھیڑ بکریاں، مال مویشی	(40) چالیس بھیڑ بکریاں ← 1 5 گائے پر 1 بکری (بھیڑ بکری) 5 اونٹ پر 1 بکری	سال میں ایک مرتبہ
6.	زمین سے نکالی جانے والی دولت یا معدنیات	20 فیصد	ہر ایک کھدائی پر

۹- مصارف زکوۃ:

زکوۃ کے مصارف سورۃ توبہ آیت نمبر 60 میں بیان کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

انما الصدقت للفقرآء والمسکین والعلمین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل، فریضۃ من اللہ، واللہ علیم حکیم ٥

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

ترجمہ: "زکوۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں اور مسافر کے لیے ہے۔ یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔" (التوبہ: ۶۰)

۱- زکوۃ کا پہلا مصارف - فقراء:

فقراء، فقیر کی جمع ہے۔ عربی زبان میں فقیر کا معنی ہے محتاج یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی ضرورت سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ مثلاً کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج کے لیے اس کے پاس پیسے نہ ہو۔

۲- زکوۃ کی رقم مساکین پر خرچ کی جاسکتی ہے:

مساکین اس سفید پوش شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن عزت نفس کا خیال اُسے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے باز رکھے۔

۳- عاملین زکوۃ - زکوۃ کے محکمے میں کام کرنے والے:

یعنی وہ عاملین جو زکوۃ کی وصولی، اس کے حساب کتاب اور تقسیم وغیرہ کے امور سر انجام دیں۔ ان کی تنخواہیں زکوۃ سے ادا کی جائیں گی۔

۴- مولفتہ القلوب - نیا نیا اسلام قبول کرنے والے:

اس کا لفظی معنی ہے وہ لوگ جن کے دل جوڑے گئے ہیں۔ اس سے مراد وہ لوگ ہے جو نیا نیا اسلام قبول کرے۔ مثلاً ان کے خاندان والے انہیں گھر سے نکال دیں۔ ان کی دلچسپی

M T W T F S DATE:

کے لیے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۵۔ غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے:

زکوٰۃ کی رقم غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے بھی خرچ کی جاسکتی ہے، لیکن آج کے دور میں چونکہ غلام نہیں ہے اس لیے علمائے کرام کا اجماع ہے کہ وہ قیدی جو چھوٹی موٹی جرائم میں قید ہے اور ان کے پاس اپنے آپ کو چھڑوانے کے پیسے نہیں ہے تو ان کو آزاد کرنے کے لیے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۶۔ مقروضوں کے قرض ادا کرنے کے لیے:

ایسے لوگ جو قرض ادا کرنے سے قاصر ہو ان کے قرض ادا کرنے کے لیے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ۔ فلاح و بہبود کے لیے:

فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ مثلاً پانی کا پمپ لگانا، کسی غریب کے لیے گھر بنانا، مدرسے پر خرچ کرنا، کسی کو خوراک فراہم کرنا۔ ان سب فلاح و بہبود کے کاموں کے لیے زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔

۸۔ ابن سبیل۔ مسافروں کے لیے:

اس سے مراد وہ مسافر ہیں جو حالت سفر میں محتاج ہو جائیں خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہو۔ زکوٰۃ سے مسافر کی مدد اس کی اصل حاجت کے مطابق کرنی چاہیے نہ کہ اس کی حیثیت کے مطابق۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S　DATE:

حاصل بحث:

زکوٰۃ اسلامی عبادات میں بہت مقام
اور اہمیت کا حامل ہے۔ زکوٰۃ انسانی زندگی پر مختلف اثرات
مرتب کرتا ہے۔ انسان کا تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اسے دل و دماغ کا
سکون فراہم کرتی ہے۔ انسان کے مال و دولت میں برکت آتی ہے۔
معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتی ہے۔ دولت کی گردش کو یقینی بناتی
ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو اس دنیا میں فائدہ ہوتا ہے اور آخرت
زندگی میں بھی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو امیروں سے
اکٹھا کیا جائے اور غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ تاکہ تمام برائیوں
سے جان چھوٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوں۔

12/20

good answer overall!!!!

Scanned with CamScanner